

کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم خسارہ پانے والوں میں ہوتے۔

﴿الْخَاسِرِينَ﴾ خاسر ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنے برے اعمال کی وجہ سے دنیاوی اور اخروی فائدوں اور کامیابیوں کو کھو بیٹھتا ہے، جسے اہل ایمان حاصل کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے کفار ہیں۔ نہ انہوں نے دنیا سے فائدہ لیا، نہ وہ آخرت میں کامیاب ہوئے۔ ﴿خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ﴾ [الحج ۸۱] اللہ کی پناہ! [انظر: القرطبي، الطبري، البغوي، ابن كثير، الشوكاني]

دونوں آیتوں سے مستنبط فوائد:

فائدہ نمبر 1: قولہ تعالیٰ ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ﴾ سے ثابت ہوا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بڑی سختی اور تآکید کے ساتھ پختہ وعدہ لیا تھا۔ اس کی انہیں یاد دہانی کرائی جا رہی ہے۔ اس تذکیر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے عہد اور میثاق کی پاسداری اور پابندی کریں۔ [ابن العثیمین]

اور نبی کریم ﷺ کے زمانے میں موجود بنی اسرائیل کو یاد دہانی کرانے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے آباء و اجداد سے لیے ہوئے میثاق کی پاسداری کرتے ہوئے نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان لائیں۔

فائدہ نمبر 2: زیر تفسیر آیتوں سے بنی اسرائیل کی سرکشی اور انتہائی نافرمانی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے صحیح طرح ایمان قبول نہیں کیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر کوہ طور لا کر کھڑا کر دیا، تو اس وقت انہوں نے ایمان کو دل سے قبول کرنے کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان کر لیا۔ ان پر لازم تھا کہ اپنے اس عہد پر قائم رہتے ہوئے استقامت کا راستہ اختیار کرتے؛ لیکن اس عظیم اور ہولناک واقعے کے بعد بھی انہوں نے عہد شکنی اور روگردانی کا راستہ اختیار کیا۔ ﴿ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ﴾ اسی لیے وہ انتہائی ملامت زدہ قوم قرار پائی۔ [ابن العثیمین]

فائدہ نمبر 3: ﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّورَ﴾، ﴿وَإِذْ نَفَخْنَا الْجَبَلَ فَوَقَّهْمُ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ﴾ طور پہاڑ کو اٹھا کر ان کے اوپر سائبان کی طرح کھڑا کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت اور عظیم قوت و طاقت پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اس انتہائی ثقیل پہاڑ کو اٹھانا پھر ان کے اوپر لا کر تمام رکھنا کسی مخلوق کے بس کی بات نہیں۔ [ابن العثیمین]





درس حدیث شریف

اہل ایمان کا اتحاد و اتفاق

ابو محمد عبد الوہاب خان

عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ”تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ: إِذَا اشْتَكَى عَضْوًا قَدَّاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى“ [صحيح البخاري كتاب الأدب باب رحمة الناس والبهائم ح: ٦٠١١، صحيح مسلم

كتاب البر والصلة ح: ٢٥٨٦، مسند أحمد ح: ١٨٣٥٥ نحوه]

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”آپ اہل ایمان کو دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کرنے میں ایک ہی جسم کی مانند ہیں؛ جب ایک عضو دکھتا ہے، تو سارا جسم بے خوابی اور بخار کے ذریعے اس کے دکھ درد میں شریک ہوتا ہے۔“

راوی: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بن بشیر رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ خزرجی انصاری ربيع الآخر ۲ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے۔ آپ مدینہ میں ہجرت نبویہ کے بعد پہلا انصاری نومولود تھا۔ (پہلا مہاجر نومولود عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ تھا۔) آپ ﷺ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ والد صاحب رضی اللہ عنہ نے غالباً آپ کی ذہانت و فطانت سے متاثر ہو کر ایک غلام دینا چاہا، تو رسول اللہ ﷺ نے اولاد میں مساوات کا حکم دے کر واپس کرایا۔

آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور خالد بن عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ سے علوم نبوت روایت کیں۔ امام ذہبی نے آپ کی مسند احادیث کی تعداد 114 بیان کی ہے، جن میں سے 5 متفق علیہ ہیں۔ نیز ایک حدیث صحیح بخاری میں اور 4 صحیح مسلم میں ہیں۔ آپ سے علوم نبوت روایت کرنے والوں میں آپ کا بیٹا محمد، امام عامر شعبی، حمید بن عبد الرحمن، ابوسلام موطور، سماک بن حرب، سالم بن ابی الجعد، ابوقلابہ، ابواسحاق سمعی اور آپ کے آزاد کردہ حبیب بن سالم وغیرہ شامل ہیں۔ آپ بڑے معزز اور سخاوت شعار تھے۔ سماک بن حرب کہتے ہیں: میں نے آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی خطیب نہیں دیکھا۔ آپ شاعر بھی تھے۔

امیر معاویہ ؓ کے عہد حکومت میں سات ماہ کوفہ کے گورنر رہے، پھر دمشق میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ اس کے بعد حمص کے گورنر بن گئے، جس پر امیر معاویہ ؓ کی وفات کے بعد بھی قائم رہے۔ ۶۳ھ میں آپ عبداللہ بن الزبیر ؓ کی حمایت کرتے ہوئے حمص سے بھاگ نکلے، تو حمص والوں نے پیچھا کر کے شہید کر دیا۔ [معجم الصحابة لابن قانع: ۱۱۱۸، الاستيعاب في معرفة الأصحاب: ۲۶۱۴، سير أعلام النبلاء: ۶۶، الإصابة في معرفة الصحابة: ۸۷۴۹]

تشریح: تَوَاحُمٌ، تَوَادٌّ، تَعَاُظُفٌ تینوں باب تفاعل کے مصادر ہیں، اس باب کی اہم خصوصیت فاعلیت و مفعولیت میں شراکت ہے۔ یعنی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ اس عمل میں شریک ہوتے ہیں۔ جیسے اردو میں محاورہ ہے کہ ”تالی ایک ہاتھ سے نہیں بچتی۔“ پس ہر مسلمان اپنا فرض پورا کر کے اپنا حق وصول کرتا ہے۔

تَوَاحُمٌ : ایک دوسرے کے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرنا۔

تَوَادٌّ : باہم خیر سگالی اور دلی محبت رکھنا۔

تَعَاُظُفٌ : آپس میں ہمدردی اور تعاون کرنا۔

ان صفات کی جامع مثال ایک انسانی جسم سے واضح فرمائی گئی ہے۔ زندہ جسم میں مکمل اعصابی نظام ہوتا ہے، جہاں کہیں کوئی ادنیٰ سی تکلیف پیدا ہو جائے تو اعصاب دماغ تک اس کی فوری خبر پہنچاتے ہیں۔ دماغ اعصاب کے ذریعے جسم کو اس تکلیف کے ازالے کا حکم دیتا ہے۔ اور جسم اس کی اطاعت میں بے دریغ اپنا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔ اگر وہ اس کا ازالہ نہ کر سکے، تو سارا جسم اس مصیبت کو محسوس کر کے بے چین اور پریشان ہو جاتا ہے۔

ان صفات عالیہ کا ایک اجتماعی منظر عالم انسانیت نے ہجرت مدینہ کے بعد منعقد ہونے والے ”مواخات“ میں دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أَوْتُوا وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر: ۹] ”اور وہ لوگ جنہوں نے ان مہاجرین سے پہلے مدینہ میں گھر بسائے اور ایمان بھی قبول کیا، اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں، اور انہیں (مال غنیمت میں سے) جو کچھ دیا جائے اس پر اپنے دلوں میں کوئی حاجت محسوس نہیں کرتے، اور اپنے آپ پر

انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں تنگی کیوں نہ ہو، اور جو کوئی اپنے دل میں بخل اور لالچ سے بچا لیا جائے تو وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بہت بڑا احسان یہ ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [آل عمران ۱۶۴] ”یقیناً اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر احسان عظیم فرمایا ہے کہ ان کے ہاں انہی میں سے ایک رسول ﷺ مبعوث فرمایا جو ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب الہی اور حکمت نبویہ کی تعلیم دیتا ہے؛ اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے یقیناً صریح گمراہی میں سرگرداں تھے۔“

رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرائض منصبی زبردست انداز میں اور مشیت الہی کے عین مطابق انجام دیے۔ کسی انجان کو رسالت مآب ﷺ کی اس ایمانی مٹھاس بھری ”تلاوت“، اسوۂ حسنہ سے مزین ”تزکیہ“ اور قلب و ذہن کی اتھاہ گہرائی سے صادر ہونے والے ”تعلیم“ کی قدر و قیمت کا احساس نہ ہو تو اسے نتائج و آثار کا موازنہ کرنے کے لیے زمانہ جاہلیت میں عرب کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہوگی۔

آپ ﷺ نے متعدد مواقع پر اہل ایمان کو باہمی محبت و مودت، ہمدردی و خیر سگالی اور خیر خواہی و تعاون کی تلقین فرما کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلوب و اذہان کا تزکیہ فرمایا، جو کہ بعثت نبوی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

زیر درس حدیث شریف کی طرح علم حدیث کے مقدس ذخائر میں متعدد احادیث شریفہ اہل ایمان کو آپس میں محبت و ہمدردی، باہمی تعاون اور خیر خواہی کی رغبت دلا رہی ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ”الْمُسْلِمُونَ كَرَّ جُلٍّ وَاحِدٍ إِذَا اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ، وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ“

[صحیح مسلم ج: ۶۷، مسند أحمد ج: ۱۸۳۹۳] ”سارے مسلمان ایک ہی آدمی کے جسم کی مانند ہیں، جب اس کی آنکھ دکھتی ہے، تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ جب اس کا سر دکھتا ہے، تو پورا جسم بے قرار ہو جاتا ہے۔“ صحیحین

میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا“ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ [البخاری ج: ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱

دوسرے حصے کو تقویت دیتا ہے۔“ یہ فرماتے ہوئے رسالت مآب ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ضم کر کے جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دکھایا۔“ مسند امام احمد میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ، يَأْتُمُّ الْمُؤْمِنُونَ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْتُمُّ الْجَسَدُ لِمَا فِي الرَّأْسِ“ [ح: ۲۲۸۷۷ وقال الأرئوط: صحيح لغيره]

”مؤمنوں میں سے ایک ایک مؤمن کی مثال جسم میں سر کی طرح ہے۔ ایک مؤمن دوسرے اہل ایمان کی وجہ سے ذاتی طور پر تکلیف محسوس کرتا ہے جس طرح سر میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے۔“

ان مبارک فرامین البیہ اور تعلیمات نبویہ نے تیس سال کے مختصر عرصے میں ایک ایسا زبردست انقلاب برپا کیا، جس کی مثال پیش کرنے سے انسانی تاریخ آج تک عاجز و بے بس ہے۔ اللہ رب العزت اس انقلابی اتحاد کی ایک جھلک یوں پیش فرماتا ہے: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝﴾ [آل عمران ۱۰۳] اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بندی مت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو یاد رکھو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اسی نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا جس کی برکت سے تم ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ جبکہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، تو اس ذات عالی نے تمہیں اس سے نجات عطا فرمائی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیات واضح فرماتا ہے، تاکہ تم ہدایت کی نعمت سے فیض یاب ہوں۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے نازل کردہ دین کو ایک ”مضبوط رسی“ سے تعبیر کرتے ہوئے اہل اسلام کو اسے بڑی چٹنگی سے تھامے رکھنے کا حکم فرماتا ہے۔ اس کو پکڑنے میں ڈھیلا پن اختیار کرنے سے ”فرقہ بندی“ کا شدید خطرہ دکھلاتے ہوئے اس سے منع فرماتا ہے۔ پھر اس ”ہدایت“ کی برکت سے حاصل ہونے والے زبردست فائدے ”اتحاد و اتفاق“ کو اپنی طرف سے ”بہت بڑا انعام“ قرار دیتا ہے، جس کی بدولت عمر بھر دشمنوں کی سازشوں کے شکار ہو کر ”خونخوار درندوں“ کی طرح برسر پیکار رہنے والے عرب قبائل اوس اور خزرج ایمانی برادری کے رشتے میں جڑ گئے۔ عقیدہ توحید و سنت کو حرز جان بنانے کے بعد تمام سابقہ دشمنیوں کو طاق نسیان میں دفن کر کے سکے

بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے پر خلوص محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کرنے والے ”انسان“ بن گئے۔

اب اللہ تعالیٰ اس عظیم نعمت کی قدردانی اور پاسداری کرانے کے لیے زمانہ جاہلیت کی نا اتفاقی کا انجام اس طرح بیان فرماتا ہے کہ تم لوگ تعلیم و تزکیہ نبوی سے محرومی کے زمانے میں ایک دوسرے کے ساتھ بدخواہی، معاشرے میں پھیلی ہوئی نا اتفاقی اور دلوں میں موجزن بغض و عداوت کے ذریعے آتش دوزخ کا ایندھن بننے کے لیے بالکل تیار تھے۔ صرف گڑھے کے کنارے سے اندر گرنے کی دیر تھی۔ واقعی یہ دنیا امتحان گاہ ہے، یہاں کے سارے اعمال کا بدلہ نقد نظر نہیں آتا۔ پیاری جان کے قفسِ غصہری سے پرواز کرتے ہی اس امتحان کا نتیجہ ظاہر ہونے لگتا ہے۔ کفر و شرک کے گناہ پر مسترد آداس کی جنگ و جدال اور قتل و خون ریزی کا وبال بھی تمہارا استیانس کرنے کو بالکل تیار تھا۔

اتنے میں آپ لوگوں کی قسمت جاگ اٹھی، رحمت الہی نے اپنی آغوش میں پناہ عطا کی۔ آپ لوگوں نے مکہ مکرمہ سے معلم انسانیت کو بلا کر لایا اور اس کی پاکیزہ تعلیمات سے قلوب و اذہان کو روشن کیا، اس کی تربیت سے سیرت و کردار کو چلا بخشی اور اس کی تلاوت سے ہدایت پا کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنی آیات مبارکہ پڑھاتا، سمجھاتا اور اس کے برکات و ثمرات دکھاتا ہے، تاکہ آپ عقیدہ توحید و سنت کی ہدایت پر قائم و دائم رہتے ہوئے اس نعمت کے شکر گزار رہیں۔ اور ہر دم اس نعمت میں اضافے اور چنگی کے متلاشی رہتے ہوئے رحمت الہیہ کے مستحق بن جائیں۔

یقیناً ”توحید و سنت“ ہی میں وہ مبارک تاثیر ہے، جو منتشر اور متفرق اقوام کو متحد و منظم کر سکتی ہے۔ ورنہ اس اور خزعِ دونوں کفر و شرک میں بالکل متفق تھے، باطل عقیدہ سینکڑوں سالوں میں ان کے دلوں کی کدورتوں کو صاف نہ کر سکا۔ جبکہ حق عقیدے نے انہیں نہ صرف فوراً باہم شیر و شکر بنایا؛ بلکہ انہیں اس زبردست مؤمنانہ قوت اور برادرانہ نظم و ضبط سے بھی مسلح کر دیا، جس کے بل بوتے پر ان اہل ایمان نے زمانے بھر کے سپر پاورز کو لاکارا، اور ان کا فحکمرا نوں کو شکست فاش دے کر عوام الناس کو ان کے ظلم و استبداد سے نجات عطا کی۔

۹۲ھ میں دیہیل کے ڈاکوؤں نے مسلمان قافلے کی کشتی لوٹ لی۔ ایک خاتون نے بے ساختہ قرہی مسلمان گورنر کو آواز دی: ”واجاج“ حجاج بن یوسف ثقفی تک بات پہنچی تو اس نے ”لبیک“ کہا اور راجہ داہر کو تنبیہ خط لکھا۔ اس نے لکھا کہ یہ ڈاکوؤں کی کارروائی ہے جن پر میرا بس نہیں چلتا۔ حجاج نے سترہ سالہ غیور مجاہد محمد بن قاسم کو فوج